

273353- لڑکی نے بغیر ولی کے شادی کی اور نکاح خواں نے کہا کہ وہ اس کا ولی بن جائے گا، اور اس کا سرکاری نکاح نامہ بھی جاری کر دیا۔

## سوال

مجھے ایک لڑکی سے محبت ہو گئی اور ہم نے شادی کرنے پر اتفاق کریا، اس کا ایک بڑا بھائی ہے لیکن لڑکی کا کہنا ہے کہ وہ ہماری شادی میں رضامند نہیں ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں شادی شدہ ہوں اور میرے چار بچے ہیں، تو ہم سرکاری نکاح خواں کے پاس گئے تو اس نے کہا: میں لڑکی کا ولی بن جاؤں گا؛ حالانکہ ہم اس سے پہلی بار ملے تھے اس سے پہلے ہماری اور اس کی کوئی جان پچان بھی نہیں تھی، اس نے ہمارا نکاح پڑھا دیا اور سرکاری نکاح نامہ بھی جاری کر دیا۔ میں نے ابھی تک اس لڑکی سے تعلقات قائم نہیں کیے، متعدد لوگوں نے مجھے یہ کہا ہے کہ یہ نکاح باطل ہے۔ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے فتویٰ دیں کہ کیا یہ نکاح باطل ہے یا کیا ہے؟

## پسندیدہ جواب

نکاح کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے کہ لڑکی کا ولی یا ولی کا نمائندہ دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں نکاح کرے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں) اس حدیث کو ابو داود: (2085)، ترمذی: (1101) اور ابن ماجہ: (1881) نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، نیز اس حدیث کو ابیانی نے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہے) اس حدیث کو سیدنا عمر بن اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما سے یہی نقیضی نے روایت کیا ہے اور ابیانی نے اسے صحیح ابجاع: (7557) میں صحیح قرار دیا ہے۔

عورت کا ولی: بالترتیب والد، دادا، بیٹا [اگر اس کی اولاد ہو تو]، پوتا، سگا بھائی، باپ کی طرف سے بھائی، ان دونوں کے بیٹے، پچھا اور تایا، پچھا اور تایا کے بیٹے، پھر باپ کے پچھا اور تایا، آخرين محرمان والی بنیں گے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: "المختصر" (14/7)

جبکہ نکاح خواں اسی وقت ولی بن سختا ہے جب ولی اسے اپنا نمائندہ بنادے، یا پھر لڑکی کے ولی ہی نہ ہوں تو پھر ایسی لڑکی کی شادی نکاح خواں یا مسلمانوں میں سے عادل آدمی کر سختا ہے۔

اگر لڑکی کے ولی تو ہوں لیکن وہ کسی ایسے ہم پلہ لڑکے سے شادی نہ کریں جس کو لڑکی پسند کرتی ہو تو اس کا نکاح قاضی کرے گا؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو کوئی بھی عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر لڑکی اس کے ساتھ ہم بستری بھی کر لے تو لڑکی کو مرتلے گا) کہ لڑکے نے اس کی شرمنگاہ کو اپنے لیے حلال جانا، اور اگر اس کے ولیوں میں اختلاف ہو جائے تو محرمان اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو) اس حدیث کو امام احمد: (24417)، ابو داود: (2083)، ترمذی: (1102) اور ابن ماجہ: (1879) نے روایت کیا ہے نیز ابیانی نے اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

نکاح کے صحیح ہونے کے لئے ولی کی شرط مالکی، شافعی اور حنبلی جمیع فقہائے کرام نے لگائی ہے۔

جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بغیر ولی کے نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔

تو اس اختلاف کو منظر کھتے ہوئے اگر کسی ملک میں امام ابوحنیفہ کے فقیہ مذہب پر عمل ہوتا ہے اور شرعی عدالتیں بغیر ولی کے نکاح کو صحیح قرار دیتی ہیں، اور قاضی خود نکاح کرواتا ہے، یا عقد نکاح کی توثیق کرتا ہے، تو یہ نکاح باطل نہیں ہو گا اور نہ ہی دوبارہ نکاح کرنا لازمی ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کتے ہیں :

"اگر اس نکاح کے صحیح ہونے کا حکمران کی جانب سے فیصلہ ہو جائے یا یہ نکاح ہی خود حکمران نے پڑھایا ہو، تو ایسی صورت میں اس کو باطل قرار دینا جائز نہیں ہے، اور یہی حکم دیگر تمام فاسد نکاحوں کا ہو گا۔" ختم شد  
المفہی (6/7)

اس بنا پر : اگر نکاح خواں نے سرکاری نکاح نامہ باری کر دیا ہے تو پھر اس نکاح کو باطل نہیں کہا جائے گا اور اس کے صحیح ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔

اگرچہ یہ بہتر ہے کہ آپ دوبارہ نکاح کر لیں؛ خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ آپ نے ابھی تک جسمانی تعلقات قائم نہیں کیے تاکہ آپ اخلاقی نکتہ نظر سے نکل جائیں، یہ آپ کی دینی اقدار کے لئے محتاط عمل بھی ہو گا اور آپ کی عزت آبرو پر حرف بھی نہیں آئے گا۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (132787) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ عالم